عہد مغلیہ یورپی سیاحوں کی نظر میں

(۱۵۸۰ء تا ۱۶۲۷ء)

قسط (۴)

ولیم ہاکنس

(۱۶۰۸ء - ۱۶۱۳ء)

سوانح عمری: ہاکنس کی ابتدائی زندگی کے بارے میں ہماری معلومات نہ کے برابر ہے لیکن اتنی بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ وہ محض ایک "بے تکلف سمندری کپتان نہ تھا۔ وہ محض ایک تاجر اور ایسٹ انڈیا کمپنی کا ایک ملازم تھا۔ مشہور" برطانوی پیریٹ (بحری قزاق) سے اس کا کسی قسم کا تعلق نہ تھا۔

ہیکٹر نامی بحری ایک جہاز کا ہاکنس کپتان تھا جو ۲۴ اگست ۱۶۰۸ء کو سورت کے بندرگاہ میں آکر رکا تھا۔ شہر سے سامان لانے والی ان کشتیوں میں سے ایک کشتی پر پرتگالیوں نے حملہ کر دیا اور اس پر سوار لوگوں کو قید کر لیا گیا۔ اُن قیدیوں کو گووا اور وہاں سے لِسبَن بھیج دیا گیا۔ ہاکنس کے احتجاج کا اس صوبے کے مغل صوبہ دار مقرب خاں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ کیونکہ آخر الذکر کا رجحان پرتگالیوں کی حمایت کی طرف تھا۔ ابتداء میں اس نے ہاکنس کے معاملے میں کچھ دلچسپی دکھلائی لیکن جیسے ہی اس سے اسے تحفے تحائف مل گئے تو اس انگریز سے اسے کوئی دلچسپی نہ رہی۔

سورت میں ہاکنس کو جان سے مار ڈالنے کی کئی بار کوششیں ہوئیں، لیکن اس کی خوش قسمتی سے وہ سب ناکام ثابت ہوئیں۔

جیمس کا خط لے کر وہ جان بچا کر آگرہ جانے میں کامیاب ہوا۔ وہ آگرہ ۱۶ اپریل کو پہونچا۔ اس کے پہونچنے کی خبر بڑی تیزی سے پھیل گئی۔ حالانکہ اس نے اس بات کو

پوشیدہ رکھنے کی حتی الامکان کوشش کی تھی۔ جب اسے شہنشاہ (جہانگیر) کے روبرو پیش ہونے کے لئے بلایا گیا تو بطور نذر پیش کرنے کے لئے اس کے پاس بڑے عرض کی نفیس ایک سیاہ بانات کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ کیونکہ مقرب خاں نے اس سے ساری کی ساری نادر اشیاء لے لی تھیں تاہم بادشاہ اس سے بہت خوش ہوا کیونکہ وہ ترکی زبان بولتا تھا۔

مقیم ایک سفیر کی حیثیت سے رہنے کے لئے جہانگیر نے اس پر دباؤ ڈالا جس کے لئے وہ رضامند ہو گیا۔ اسے چارصدی گھوڑوں کا کپتان مقرر کیا گیا۔ آرمینیہ کی ایک عیسائی لڑکی سے اس نے شادی کر لی اور اس نے مخصوص مغل طرز بود و باش اختیار کر لی۔

یسوعی لوگ اس کے خلاف سازش کرنے لگے۔ مغل سرزمین میں انگریزی ایک فیکٹری قائم کرنے کی بادشاہ سے اجازت حاصل کرنے کی ہاکنس کی تمام کوششوں کو انہوں نے ناکام کر دیا۔ بعض امیروں نے یہ کہکر بادشاہ کو آگاہ کیا کہ "ہم لوگ ایک ایسی قوم کے ہیں کہ اگر ایک مرتبہ ہم نے قدم رکھ لیا تو ہم اس سے اس کا ملک چھین لیں گے"۔

مقرب خاں کو بحیثیت ایک معتوب دار الخلافہ آگرہ میں لایا گیا۔ ہاکنس نے خان مذکور سے اپنے مطالبات کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ اس نے اس بارے میں بادشاہ سے شکایت کی۔ بادشاہ نے مقرب خاں کو حکم دیا کہ وہ مدعی کو اس کی پوری رقم ادا کرے۔ بعد ازیں دربار میں اپنی بداطواری کیوجہ سے ہاکنس کو معتوب ہونا پڑا۔ اور دربار میں اس کے حاضر ہونے پر پابندی لگا دی گئی۔ اسے نوکری سے برخاست کر دیا گیا۔ بادشاہ کے نام جو وہ ایک خط لایا تھا اس کا جواب دیئے بنا جو وہ بادشاہ جیمس کی طرف سے لایا تھا، اُسے واپس چلے جانے کا حکم دیا گیا۔

کبیت ہوتے ہوئے سورت کے لئے ہاکنس آگرہ سے نومبر ۱۶۱۱ء میں روانہ ہوا۔ میڈلٹن کے قزاقوں کے جہازوں میں وہ سوار ہوا۔ یکم فروری ۱۶۱۲ء میں میڈلٹن کے بحری جہاز بحر احمر کے لئے روانہ ہوئے۔ ہندوستانی تجارتی اشیاء پر بعض قزاقانہ حرکات کے بعد وہ جہاز بنٹم پہونچے۔ وہاں سے ہاکنس ٹیمس ندی میں بحری جہاز کے ذریعہ لندن کے لئے روانہ ہوا۔ اپنے وطن واپس جاتے ہوئے برطانوی ساحل کے کسی مقام پر اس نے وفات

پائی۔ اس کی بیوہ لندن چلی گئی اور اس نے اپنے شوہر کے مال و اسباب کے لئے دعویٰ کیا۔ اس نے ٹاورسن نامی ایک شخص سے دوبارہ شادی کرلی۔ وہ ہندوستان واپس چلی آئی اپنے دوسرے شوہر سے علیحدگی اختیار کرکے وہ آگرہ میں رہنے لگی۔

ہاکنس کے بیانات پر فنچ نے اضافہ کیا ہے۔ آؔو نے لکھا ہے کہ وہ "ایک بیکار بے وقوف آدمی تھا" وہ ہنگامہ برپا کرنے والا اور مغرور ایک شخص تھا۔ وہ اپنے سب ساتھیوں سے لڑائی جھگڑا کیا کرتا تھا۔ جہانگیر نے اسے بہت سی رعایتیں دی تھیں۔ یہاں تک کہ وہ بادشاہ کی ذاتی شراب نوشی کی مجلسوں میں شریک ہوا کرتا تھا۔

فورسٹر نے اس کے بیان کو (EARLY TRAVELS IN INDIA) (اوکسفورڈ، ۱۹۲۱ء) میں شائع کیا ہے۔ ذیل بیانات اسی کتاب کے بیانات سے ماخوذ ہیں۔

(۱) بادشاہ۔ ذاتی حالات

بادشاہ جواہرات پہنا کرتا تھا!

بادشاہ کے مکمل لباس کا تفصیلی ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ ہاکنس نے صرف اتنا ہی لکھا ہے کہ جہانگیر جواہرات پہنا کرتا تھا۔ اس نے یہ لکھا ہے کہ بادشاہ روزانہ "ایک خوشنما بہت ہی قیمتی" ہیرا پہنا کرتا تھا اور یہ کہ "جس زیور کو وہ ایک مرتبہ پہن لیتا تھا اسے دوبارہ وہ اس وقت تک نہیں پہنتا تھا جب تک اس کے دوبارہ پہننے کی باری نہ آجاتی تھی"؛ ہر ایک دن پہننے کے لئے تعداد اور تناسب کے لحاظ سے زیورات کو تقسیم کیا گیا تھا۔ جہانگیر "موتیوں کی عمدہ ایک زنجیر بھی پہنا کرتا تھا۔ وہ اپنے سر کے لباس کو بھی زیورات سے آراستہ کیا کرتا تھا اسکی پگڑی میں چمکدار ہیرے اور یاقوت لگے ہوتے تھے۔

جہانگیر کا روزانہ کا لائحہ عمل!

شہنشاہ جہانگیر صبح جلدی بیدار ہوا کرتا تھا اور فجر کی نماز ادا کیا کرتا تھا۔ آگرہ کے

لال قلعہ میں علیحدہ ایک کمرے میں سنگِ اسود کے ایک تخت پر وہ یہ فریضہ ادا کرتا تھا۔ ایران سے لائی ہوئی بھیڑ کی ایک کھال اس پر بچھی تھی جو جائے نماز کا کام دیتی تھی اس کی تسبیح خوشنما موتیوں، ہیروں، یاقوتوں، زمردوں اور مونگوں پر مشتمل تھی۔ جب وہ نماز اور تسبیح پڑھ کر فارغ ہوتا تو وہ درشن دینے کی رسم کو ادا کرنے کے لئے باہر آتا۔ درشن کے بعد وہ دو گھنٹے سو یا کرتا تھا، اس کے بعد کھانا کھاتا اور حرم میں اپنا وقت گذارتا تھا۔ دوپہر کو وہ باہر آتا اور تین بجے تک دربار عام میں قیام کرتا۔ وہاں وہ ہر قسم کے تفریحی کھیل اور درندوں کی جنگوں کے مناظر سے محظوظ ہوتا۔ ۳ بجے امرا آکر دربار میں جمع ہو جاتے۔ بادشاہ وہاں آتا، تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوتا اور لوگوں کی شکایتوں کی سماعت کرتا۔ وہ روزانہ ہر قسم کی مقدموں کی سماعت کرتا اور وہاں دو گھنٹے رہتا۔ بعد ازیں وہ عبادت خانے میں چلا جاتا۔ نماز پڑھنے کے بعد وہ کھانا کھاتا اور سخت شراب نوشی کرتا۔ اس کام کے بعد وہ پرائیویٹ ایک کمرے میں آتا جہاں صرف وہی لوگ شریک ہو سکتے تھے جنہیں وہ بلواتا تھا۔ اپنے معالجوں کی ہدایت کے مطابق یہاں وہ صرف ۵ پیالے شراب پیتا تھا اور وہ افیون کی مقررہ ایک خوراک بھی کھاتا تھا۔ اس طرح پوری طرح سے نشے میں چور ہو کر وہ سونے کے لئے لیٹ جاتا تھا۔ اس وقت سب لوگ رخصت ہو جاتے تھے۔ تقریباً دو گھنٹے تک وہ سوتا رہتا۔ اس کے بعد اس کے سامنے کھانے رکھے جاتے۔ اب بھی وہ اس قدر نشے میں ہوتا تھا کہ اس کی حالت ایسی نہ ہوتی تھی کہ وہ بذاتِ خود کھانا کھائے دوسرے لوگ زبردستی اسے کھانا کھلاتے تھے۔ اب وہ صبح تک کے لئے سو جایا کرتا تھا۔

بادشاہ کی دولت:

ہاکنس نے بادشاہ کے جواہرات کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ ذیل کی فہرست سے ان کے بارے میں بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

چیزوں کی قسمیں:

(۱) جرمنی کے پھلوں کی قبضہ دار تلواریں جن کے غلاف پر جواہرات جڑے

ہوئے تھے۔ ۲۰۰۰

(۲) شکرے کے شکار کھیلنے کے موقع پر استعمال کئے جانے والے سونے کے SADDLE-DRUMS جن پر قیمتی پتھر جڑے ہوئے تھے۔ ۵۰۰

(۳) پگڑیوں میں جمانے اور پروں کو روکے رکھنے والی قیمتی سوراخ دار چیزیں۔ ۲۰۰۰

(۴) قیمتی پتھروں کی جڑاؤ زینیں۔ ۱۰۰۰

(۵) چھتریاں جنھیں صرف بادشاہ استعمال کیا کرتا تھا۔ ۲۰

(۶) سرکاری کرسیاں ۔ (۲ سونے کی اور ۳ چاندی کی) ۷۵

(۷) سونے چاندی کی دوسری کرسیاں۔ ۱۰۰

(۸) چمکیلے شیشے۔ ۲۰۰

(۹) شراب رکھنے کے ظروف جن پر جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ وہ ظروف بہت خوشنما اور خوبصورت تھے۔ ۱۰۰

(۱۰) شراب نوشی کے پیالے۔ ان میں سے پچاس بہت چمکدار تھے۔ زمرد اور فیروزہ کے متناسب ایک ٹکڑے سے وہ بنے ہوئے تھے۔ ۵۰۰

(۱۱) ہیروں اور دوسرے جواہرات سے بنی ہوئی زنجیریں، مزید براں دوسرے قسم کی تشتریاں، پیلے، گھڑے، چلمچیاں وغیرہ۔

(۱۲) تیغ، اور بڑا نیزہ جس پر سنہری ملمع کاری تھی اور جس کے کونوں پر قیمتی پتھر جڑے ہوئے تھے۔ جب بادشاہ کسی فوجی مہم پر جاتا تھا تو یہ نیزہ اس کے ساتھ لے جایا جاتا تھا۔ ۲۵

جانور؛

اسی طرح بادشاہ کے سرکاری جانوروں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ہاکنس نے لکھا ہے کہ بادشاہ کی سرکار میں (۱) ۱۲۰۰۰ ترکی گھوڑے تھے (جن میں ۴۰۰۰ ایرانی، ۶۰۰۰ ترکی، ۲۰۰۰ کشمیری تھے) (۲) ہاتھی، ۱۲۰۰۰۔ دوسرے ایک موقع پر اس نے لکھا ہے کہ بادشاہ کے

تیس شاہی ہاتھی تھے جن پر وہ خود سواری کیا کرتا تھا۔ ان کی جھولیں سنہری مخملی کارچوبی کے کپڑوں کی بنی ہوئی تھیں۔ ان کی خوراک میں روزانہ دس روپے خرچ ہوتے تھے۔ ان کی خوراک دوسری چیزوں پر مشتمل تھیں۔

جانور یا پرندے ؛	تعداد
(۱) گھوڑے۔	
(۲) ہاتھی۔	
(۳) اونٹ۔	۱۲۰۰
(۴) بیل (ہر قسم کے)	۱۰۰۰
(۵) خچر۔	۱۰۰۰
(۶) ہرن اور بارہ سنگھے۔	۳۰۰۰
(۷) چیتے۔	۴۰۰
(۸) شکاری کتّے اور تازی کتے۔	۴۰۰
(۹) پالتو شیر۔	۱۰۰
(۱۰) بھینسیں۔	۵۰۰
(۱۱) باز۔	۴۰
(۱۲) اوڑان کی کبوتریں۔	۱۰۰۰۰
(۱۳) گانے والی چڑیاں۔	۴۰۰۰

حرم ؛

مذکورہ سیاح نے نہ تو حرم کا تفصیلی ذکر ہی کیا ہے اور نہ ہی کسی شرمناک واقعہ کا ذکر ہی کیا ہے۔ اس نے صرف شاہی حرم پر ہونے والے اخراجات کا ذکر کیا ہے۔ اس کے خیال میں روزانہ تیس ہزار روپے خرچ ہوتے تھے۔ (تقریباً ۹ لاکھ ماہانہ یا ۱۰۸ لاکھ سالانہ)

بادشاہ کا یومِ ولادت:

قمری اور شمسی دونوں مہینوں کے لحاظ سے بادشاہ کی ولادت کے دن جشن اور خوشیاں منانے کا یہ بڑا موقع ہوتا تھا۔ ہاکنس نے اس جشن کا ذرا وضاحت سے ذکر کیا ہے اس کی ولادت کے دن تمام امراء شاندار لباس اور جواہرات زیب تن کیا کرتے تھے۔ طرح طرح کے کھیلوں کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ بعد ازیں بادشاہ اپنی ماں کی خدمت میں حاضر ہوتا تمام امراء اس کے جلو میں جاتے اور جواہرات اور دوسرے عطیے پیش کر کے انھیں مبارکباد دیتے۔ جب وہ اپنی والدہ کے محل سے واپس اپنی قیام گاہ میں آتا تو ایک اعزازی دعوت کا اہتمام ہوتا۔ اس کے بعد وہ ایک کمرے میں جاتا جہاں "سونے کا ملمع ایک ترازو ہوتا۔ ایک پلڑے میں بادشاہ کو بٹھا دیا جاتا اور دوسرے میں "قسم قسم کی اشیاء" مثلاً سونا، چاندی اور طرح طرح کے غلے رکھے جاتے تھے۔ دوسرے دن یہ سب چیزیں غریبوں میں تقسیم کر دی جاتی تھیں۔ ہاکنس کے اندازے کے مطابق ان سب چیزوں کی قیمت "دس ہزار پونڈ" ہوتی تھی۔

ہاتھیوں کی جنگ کا منظر دیکھنا:

جہانگیر ہفتے میں پانچ بار ہاتھیوں کی جنگ کا منظر دیکھا کرتا تھا۔ ان ہاتھیوں کے اندر جانے اور باہر آنے کے موقع پر جب یہ جنگیں پورے زور پر ہوتیں تو بہت سے لوگ یا تو مارے جاتے یا سخت زخمی ہو جایا کرتے تھے۔ ان لوگوں کو، جو بُری طرح زخمی ہو جاتے تھے، دریا میں پھینک دیا جاتا تھا تاکہ وہ زندہ نہ رہ سکیں اور بادشاہ کو بد دعائیں نہ دیں۔

(باقی آئندہ)